

20 مگر ہمارا وطن آسمان پر ہے اور ہم ایک منجی یعنی خداوند یوسع مسیح کے وہاں سے آنے کے انتظار میں ہیں۔ 21 وہ اپنی اُس قوت کی تاثیر کے موافق جس سے سب چیزیں اپنے تابع کر سکتا ہے ہماری پست حالت کے بدن کی شکل بدل کر اپنے جلال کے بدن کی صورت بنائے گا۔“ 1 اس واسطے اے میرے پیارے بھائیو! جنکا میں مشتاق ہوں جو میری خوشی اور تاج ہو۔ اے پیاروا! خداوند میں اسی طرح قائم رہو۔ فلپیوں 3:20-4:1 (این اے ایس بی)۔

سوچنے کی چیزیں۔

کیا آپ زمین پر یوسع مسیح کی واپسی کا انتظار کر رہے ہیں؟

کیا رونما ہو گا جب یوسع زمین پر واپس آتا ہے؟

کیا آپ آخری وقت کے واقعیات بارے نظریات رکھتے ہیں؟ یہ نظریات کیا ہیں؟ آپ کی امیدیں کیا ہیں؟

آسمانی وطن (شہری)

آیت 19 میں، پُلس نے دُنیاوی چیزوں کو رکھنے والوں کے طور پر کئی پیچھے کو گرنے والے مسیحیوں کو تقدیم کا نشانہ بنایا تھا۔ پُلس اپنے پڑھنے والوں سے چاہتا تھا کہ وہ زمینی چیزوں کے خیال میں نہ رہیں، بلکہ آسمانی چیزوں کے خیال میں رہیں، اور اُس نے ان کی اس کی نشاندہی کرتے ہوئے حوصلہ افزائی کی کہ ان کے پاس آسمانی وطن ہے۔

فلپی ایک رومی آبادی کا رہنے والا تھا، اور اس کی زیادہ تر آبادی رومی شہری تھے، جس میں، بلاشبہ، فلپیوں کی کلیسیا کے بہت سے اراکین تھے۔ اگرچہ فلپیوں کے لوگ روم شہر میں نہیں رہ رہے تھے، بہت سی صورتوں میں انہوں نے رومیوں کی مانند زندگی بسر کی۔ ”رومی انداز کا لباس پہننے تھے، رومی حاکم اعلیٰ نے حکمرانی کی، لاطینی بولی جاتی تھی، رومی خوبیوں کو منایا جاتا تھا“، (بر کلے 2003:81) رومی وطن نے استحقاق اور سختی کی پیش کش کی۔

فلپی لوگوں کو بتاتے ہوئے کہ ان کا وطن آسمان ہے [1] [پُلس، ہوش طور پر،] کہہ دہاتا کہ جیسے رومی کبھی اس چیز کو نہیں بھولے کہ ان کا تعلق روم سے تھا، اسی طرح فلپی مسیحی کبھی نہیں بھولتے کہ ان کا تعلق آسمان سے ہے۔ (بر کلے 2003:1:8)

مسیحی دوہری جانشیری کو رکھتے ہیں۔ ہمیں اپنی زمینی حکومت کے لیے اپنے تمام فرائض کو مکمل طور پر اور وفاداری کے ساتھ پورا کرنے چاہیں

ہمیں اپنے ممالک اور معاشروں کے بہترین شہری بننا چاہیے۔ بہر حال، ہماری سب سے زیادہ اہم وفا داری اور فرض ہماری آسمانی باوشاہت، خدا کی باوشاہت کے لیے ہے۔ مسیحیوں کے طور پر، ہم پہلے ہی خدا کی باوشاہت کا حصہ ہیں، ہم پہلے ہی اس کے ابدی استحقاق اور جلالی خود پسندی کی حقیقی چاشنی کے ساتھ ابدی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

سرگرمی سے انتظار کرنا۔

یسوع کی موت اور جی اٹھنے کے بعد، اور اس کے آسمان پر اٹھائے جانے سے پہلے، یسوع نے اپنے شاگردوں سے وعدہ کیا کہ ایک دن وہ واپس زمین پر آئے گا۔ یسوع کے شاگرد اور ابتدائی کلیسا کے دوسرے مسیحیوں نے اس امید کے ساتھ زندگی بسر کی کہ یسوع جلد واپس آئے گا۔ (کریتھیوں 1:7)۔ یسوع کا واپس آنے اور آسمان پر اٹھائے جانے کو پیشگوئی معنی خیز جلالی واقعہ کے طور پر پیش کیا گیا تھا۔ یسوع کی واپسی کو زمین پر مسیحا اور باوشاہ کے طور پر اس کی حکومت اور باوشاہت کا آغاز تھا، اور زمین کو سلامتی اور بہتان کا تجربہ کرنا تھا۔ فلپیوں میں، یسوع کی واپسی کے دن کو، یسوع کا دن کہتا ہے۔ مسیح کا دن ابتدائی مسیحیوں کے لیے شدید امید کا دن تھا۔ پوس اپنے پڑھنے والوں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے کہ وہ اپنی امید کو مسیح آنے والے دن پر رکھیں۔ اس کے پڑھنے والے بہت سارے لوگ اپنے ایمان کی وجہ سے مشکلات اور ایذار سائیوں کا تجربہ کر رہے تھے، یہاں تک کہ کچھ حقیقی شہادت کے دھمکی کو بھی جانتے تھے۔ اسی طرح، گزشتہ دو ہزار سال میں مسیحیوں کا اذیت برداشت کرنے میں، وہ جنہوں نے مسیح کے آنے والے دن کی توقع کی امید رکھنا چھوڑ دی، انہوں نے موت کا انتظار کیا، کیونکہ موت کو ہی انہیں زمینی بندش اور اذیت برداشت کرنے سے آزاد کرنا تھا اور اسی کو ان کے آسمان اور ابدی جلال کو کھولنا تھا۔ پوس، دکھ برداشت کرنے والے مسیحیوں کے لیے لکھتے ہوئے بیان کرتا ہے کہ، ”کیونکہ میری دانست میں اس زمانہ کے دکھ در داس لاکن نہیں کہ اس جلال کے مقابل ہو سکیں جو ہم پر ظاہر ہونے والا ہے۔“ رومیوں 8:18۔

مسیح کا دن۔

پوس ہی صرف نئے عہد نامے کا مصنف ہے جس نے اصطلاح مسیح کے دن کو استعمال کیا۔ فلپیوں میں اس نے اس اصطلاح کو تین دفعہ استعمال کیا (فلپیوں 1:6، 10:2، 16:2)۔ مسیح کا دن اس وقت ہے جب یسوع زمین پر واپس آتا ہے اور اس کی پنجی شناخت اور باوشاہت کو ساری زمین پر عیاں کیا جاتا ہے۔

(1: کریتھیوں 1:8، 10:13، 15:48-54، 2: کریتھیوں 1:14، فلپیوں 3:20، گلیسوں 3:4، 1 پطرس 1:5)۔ ہمارا کامل ملخصی اور کاملیت اس دن سرانجام پاتی ہے۔ افسیوں 4:30 میں، پوس اس دن کو ملخصی کا دن کہتا ہے۔ ہمیں اپنے مسیحی ایمان میں اس وقت تک ثابت قدم اور ترقی کرنے کی ضرورت ہے جب تک کہ ہم اپنی نجات کے اس آخری عروج کو حاصل نہیں کر لیتے۔ مسیح کے دن پر ایماندار یسوع کو رو برو ملیں گے اور طاقت کے ساتھ اس کی شبیہ میں تبدیل ہو جائیں گے۔ (گلیسوں 3:4، 1 یوحنا 3:2)۔

مُسیح کا دن خدا کے دن کے ساتھ اُبھن پیدا نہیں کرتا۔ خدا کا دن زمین پر قہر، مصیبت اور عدالت کا دن ہے۔ یہاں آخری وقت بارے بہت سی اُبھن ہے، بہر حال، یہ ایسے دکھائی دیتا ہے کہ مُسیح کا دن خدا کے دن کے نتیجہ میں رونما ہوتا ہے، اور یہاں شاید کچھ ایک چیز کو دوسری چیز کو ڈھانپنا ہو۔

نجات و نندہ

رالف مارٹن (1983: 161) لکھتا ہے:

ہمارے دارالخلافہ شہر سے، جو درحقیقت آسمانوں پر قائم ہے، ہم نجات و نندہ کی امید کرتے ہیں، جس نے آمد کا وعدہ کیا جو مخالفین غیر ملکی ڈنیا کی ایڈار سنیوں اور آزر ماٹشوں سے آخری چھٹکارہ دلانے گا۔ نجات و نندہ بہت کم استعمال ہونے والی اصطلاح ہے جسے پوس کے خطوط میں خداوند یسوع مُسیح کے خطاب کے طور پر استعمال کیا گیا۔ یہ افسیوں 2، 23: 5 اور یعنی تیتمتھیس 1: 10 اور ططس 1: 4، 13: 2، 6: 3۔ وی۔ ٹیلر ابتدائی مسیحیوں کے مواد میں نظر انداز کی گئی اصطلاح کی وضاحت کرتا ہے جسے یونانی مذہب میں بہت مقبول طور پر استعمال کیا گیا جہاں دیوتاؤں ”نجات و نندوں“ کے طور پر سلام پیش کیا جاتا، اور قیصر کی عبادت میں جس نے اس بادشاہوں کو اس خوفناک لقب سے نوازا۔ مسیحیوں کو اپنے خداوند کے لیے اس اصطلاح کا نارضامندی سے دعویٰ کرنا تھا جسے موجودہ مذہبی گفتار میں لاگو کیا گیا۔

اس اصطلاح کو شاید یہاں اس بنیاد پر واجب ٹھہرایا گیا کہ پوس مجسمے کو رکھتا تھا جس میں رومنی بادشاہ کافر قبیلہ کا گزیر تھا۔ اسی لیے، وہ سچ شہنشاہ، خداوند یسوع مُسیح کی مخالفت کرتا ہے، جو رومی شہنشاہیت کے سربرہ کے خلاف تھا۔ نجات و نندہ، تلاش کرنے والا، لقب تھا جسے رومنی بادشاہوں کے لیے 48 قبل از مُسیح میں استعمال کیا جب افسوس کے لوگوں کے لیے جو یہی قیصر کا انسانیت کے عام نجات و نندہ“ کے طور پر اعلان کیا گیا، اس کے بعد یہ حکمران قیصر کے لیے ایک عام لقب تھا۔ مارٹن (1983: 161)۔

مارٹن (1983: 161) ایسا کہنا جاری رکھتا ہے کہ یسوع ”نجات و نندہ“ کے طور پر اپنے لوگوں کے لیے اپنے مخالفین سے چھٹکارہ دلانے والا اور بدلمہ لینے والا ہے۔

ہمارے اجسام کی مخلصی اور تبدیلی۔

ہمارے زمینی بدن موجودہ وقت کے لیے بیماری، زخم اور موت کے لیے منہ کے بل ہے۔ [پوس نے اس حالت کو موزوں طریقہ سے ”زوال پذیر ہونے کی قید) میں ہونے کے طور پر بیان کیا (رومیوں 8: 21- 23 این آئی وی)۔ درحقیقت ساری تخلیق زوال پذیر ہونے کی بندش میں ہے اور ایسا گناہ کے نتیجہ کی وجہ سے ہے۔ مُسیح کی صلیب پر مخلصی دینے والی موت نے ہماری روحوں کو ہی رہائی دلانے کو نہیں خریدا،

اس نے ہمارے اجسام کی آزادی کو بھی خریدا۔ مزید برائے مسیح کے عمل نے دُنیا کی مکمل مخلصی کو بھی خرید لیا، تاکہ دُنیا اور انسانیت ایک دن مشروط طور پر عدن میں واپس چلی جائے۔

مسیح میں ہمارے سچے ایماندار ہونے کا مستقبل ہمارے ادراک سے بالاتر ہے۔ مسیح کے دن پر، ایماندار مسیح کو روپ و ملیئیں گے اور شاندار طور پر اور طاقت کے ساتھ اس کی شبیہ میں بدل جائیں گے (فلپیوس 3:4، 1 یوحنا 3:2)۔ ہمارے ”سچ“ اجسام (اختتامی نوٹ نمبر 2 کو دیکھئے) یسوع کے جلالی بدن کی مانند بن جائیں گے ناقابل ہلاکت اور غیر فانی۔ پولس نے اس بھید بارے 1 کرنھیوں 15 باب 44-53 آیت میں لکھا۔ اس نے کرتھس کے لوگوں کو بتایا، اور جس طرح ہم اس کی خاکی صورت پر ہوئے اسی طرح اس آسمانی صورت پر بھی ہونگے۔ کیونکہ ضرور ہے کہ یہ فانی جسم بقا کا جامہ پہنے اور یہ مرنے والا جسم حیاتِ ابدی کا جامہ پہنے۔ 1 کرنھیوں 15:49 اور 53۔

مسیح کے ماتحت۔

فلپیوس 3:21 میری پسندیدہ کلام کی آیات میں سے ایک ہے۔ مجھے بہت پسند ہے کہ کیسے نئے امریکن اسٹینڈ ڈبائل نے اس کا ترجمہ کیا۔ یہ جوش دلانے والا مواد ہے!

”... خداوند یسوع مسیح ہماری پست حالی کے بدن کی شکل بدل کر اپنے جلال کے بدن کی صورت بنائے گا۔ (این اے ایس بی)

اگرچہ مسیح کا مخلصی والا عمل مکمل طور پر بنی نوع انسان اور تخلیق کے لیے مہیا کیا گیا، مخلصی کا عمل فوری طور پر نہیں ہو گیا تھا۔ بہر حال، ایک دن، ہر چیز کو یسوع مسیح کی قیادت اور اختیار میں لاایا جائے گا! اور یسوع مسیح پھر خدا باب کی باوشاہت کو پیش کرے گا۔ (1 کرنھیوں 15:28، افسیوں 1:19)۔

یہ کتنا جوش دلانے والا وقت ہو گا!

جلالی مستقبل کے نظریہ میں جو ایمانداروں کا انتظارہ کرتا ہے، جن کو پولس مشتاق ہے جو اپنے عزیز فلپیوس کے لیے خداوند کے حضور کھڑا ہوتا ہے (فلپیوس 1:4)۔

اس دن تک جب ساری تخلیق کو مسیح کی حکمرانی کے ماتحت ہے، یہاں اس کی واپسی کے بارے یسوع کی طرف سے نصیحت ہے کہ کیسے زندگی بسر کرنا اور تیار رہنا ہے:

تمہاری کمریں بندھی رہیں اور تمہارے چراغ جلتے رہیں۔ اور تم ان آدمیوں کی مانند بنو جو اپنے مالک کی راہ دیکھتے ہوں کہ وہ شادی سے

کب لوٹے گا تا کہ جب وہ آکر دروازہ کھنکھٹائے تو فوراً اُس کے واسطے کھول دے۔ لوقا 12:35-36۔

اختتامیہ نوٹس

- [1] افسیوں 19: پس اب تم پر دلیسی اور مسافرنہیں رہے بلکہ مقدسوں کے ہم وطن اور خدا کے گھرانے کے ہو گئے۔
- [2] یونانی لفظ شپنیو سس ہماری زمینی اجسام کو ”نیازمند“ یا ”عاجز“ کے طور پر بیان کرتا ہے۔ کنگ ٹیمیس ورثن اس لفظ کو ”حقیر“ کے طور پر ترجمہ کرتا ہے۔ ”حقیر“ کے معنی کو کچھ سوالوں بعد تبدیل کر دیا گیا جب کنگ ٹیمیس ورثن کو لکھا گیا۔ اگرچہ ”حقیر“ 1600 میں موزوں ترجمہ تھا، ”حقیر“ کی ہماری موجودہ سمجھ (جیسے کوئی چیز نا امید اور غلیظ ہے) وہ نہیں جسے پوس رسول کا بیان کرنے کا مطلب تھا۔